بسم اللہ الرحمن الرحیم
اُنکی اُمّت میں ہوں میں ، رہیں میرے کام کیوں بند ؟
واسطے جس شہ کے غالب ، گنبد بے در کھلا ،
عقیدہ حیات النبی ﷺ کے متعلق خانقاہ سراجیہ کندیاں سے
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہٗ کی یادگار تحریر
سیفِ سراجیہ
بر فتنۂ مماتیہ
از
حافظ عبدالجبار سلفی
بحکم :
حضرت مولانا جناب محمد عبداللہ صاحب مدظلہٗ (بھکر)
امیر جمعیت علمائے اسلام پنجاب
ناشر
۰۳۳۳-۴۷۴۲۱۷۸
دارِ مظہر التحقیق کھارک ملتان روڈ لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عقیدۂ حیات النبی ﷺ کے متعلق خانقاہ سراجیہ کندیاں سے حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت فیوضہم کی یادگار تحریر!

مسمیٰ بہ

# سیفِ سراجیہ برفتنۂ مماتیہ

مقدمہ


## حافظ عبدالجبار سلفی

﴿خطیب جامع مسجد ختم نبوت کھاڑک، لاہور﴾



مطبوعہ جنوری ۲۰۰۱ء

شائع کردہ

ادارہ مظہر التحقیق۔ کھاڑک، ملتان روڈ۔ لاہور۔

بسم الله الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم

ردمماتیت کے سلسلہ میں ایک مختصر رسالہ بنام ''سیف سراجیہ'' سُنی ملت کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ عقیدہ حیات النبی ﷺ کے متعلق تحریر ہے جو خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ (سجادہ نشین کندیاں ضلع میانوالی) کے دست مبارک سے لکھی ہوئی ہے۔ امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ اور دیگر انبیاء علیہم السلام بعد از وفات اپنی اپنی قبور میں زندہ ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے ''الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون'' (حیات الانبیاء للبیہقیؒ ص۲) حضرات انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہوتے اور نمازیں پڑھتے ہیں''

## صرف ''الانبیاء احیاء'' کیوں نہیں فرمایا؟

اس حدیث میں سرکار دو عالم ﷺ نے صرف یہی نہیں فرمایا کہ " الانبیاء احیاء " کہ انبیاء زندہ ہیں۔ کیونکہ شبہ ہو سکتا تھا کہ شاید انبیاء علیہم السلام کی روحانی زندگی کو بیان کیا جا رہا ہے۔ بلکہ " فی قبورھم "اور پھر " یصلون "کے الفاظ بڑھا کر ان کی حیات جسمانی کی وضاحت کر دی گئی۔ "فی قبورھم" سے یہ حقیقت واضح ہو گئی کہ محل حیات وہی ہے جس کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور قبر میں چونکہ جسم کو رکھا جاتا ہے لہذا محل حیات جسم ہے۔ اس کے بعد " یصلون " کے الفاظ نے تو شک و شبے کی گنجائش ہی نہیں چھوڑی کیونکہ نماز پڑھنا جسم کا کام ہے محض روح کا نہیں۔ چنانچہ علامہ سندھیؒ حاشیہ سنن نسائی ج ۱ ص ۱۸۵ پر رقمطراز ہیں'' الصلوٰۃ تستدعی جسدًا حیًا'' (نماز پڑھنا ایک زندہ جسم ہی سے ہو سکتا ہے) اور علامہ حمد اللہ داجویؒ لکھتے ہیں۔

والصلوٰۃ تقتضی جسدًا حیا (اور نماز چاہتی ہے زندہ جسم کو) بحوالہ البصائر لمنکر التوسل باھل المقابر ص ۱۹۵) پھر اس پر بھی غور کیجیئے کہ آنحضرت ﷺ نے الانبیاء احیا فی قبورھم یصلون '' کو جملہ اسمیہ کے طور پر بیان فرمایا ہے۔ اس شبہ کا ازالہ ہو جائے کہ شاید انبیاء کی

حیات فی القبر وقتی ہو جیسا کہ عام مردوں کی ہوتی ہے۔ جملہ اسمیہ چونکہ دوام پر دلالت کرتا ہے۔ لہذا معلوم ہوا کہ انبیاء کی حیات فی القبر وقتی نہیں بلکہ دوامی ہے۔ اور یہی بات حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے فتح الباری ج ۷ ص ۲۲ پر لکھی ہے۔ مزید تشفی کیلئے ملاحظہ ہو (نور الصدور فی احوال الموتیٰ والقبور ص ۱۷۳)

قارئین کرام!

اکابر علماء کرام جن کا ایک وسیع حلقہ اور کثیر عقیدتمند ہوتے ہیں۔ مماتی فتنے کیخلاف ان کی تحریروں کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے کی ضرورت ہے۔ یہ لوگ چونکہ دلائل کی دولت تو رکھتے نہیں۔ قدآور شخصیات کو اپنے کھاتے میں ڈال کر وزن بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم آپکی معلومات کیلئے یہاں صرف دو واقعات درج کرتے ہیں تاکہ منکرین حیات النبی ﷺ کی چالبازیوں سے آپکو آگاہی ہو۔

## مماتیوں کا سب سے پہلا جھوٹ۔

۱۔ آپ یقین فرمائیں کہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے متعلق مماتیوں نے افواہ پھیلا دی تھی کہ حضرت رائے پوریؒ مماتی ہو گئے ہیں۔ یعنی حضور علیہ السلام کو روضہ پاک میں زندہ نہیں مانتے یہ ۱۹۵۸ء کی بات ہے۔ چنانچہ ماہ نامہ دارالعلوم دیوبند دسمبر ۱۹۵۸ء کے شمارے میں ''ایک غلط فہمی کا ازالہ'' کے عنوان سے حضرت رائے پوریؒ کی وضاحت شائع ہوئی تھی اور یوں مماتیت کے دجل و کذب کا پردہ چاک ہوا تھا۔ اس وقت ماہ نامہ دارالعلوم کا وہ شمارہ ہمارے سامنے ہے۔ حضرت رائے پوریؒ کے ایک مرید کا خط اور پھر حضرتؒ کا جواب ملاحظہ ہو۔

پیر و مرشد جناب والا دام ظلہم۔

بعد آداب و سلام کے عرض ہے کہ اس علاقہ میں افواہ پھیل رہی ہے کہ حضرت اقدس مدظلہ مولوی غلام اللہ خان اور سید عنایت اللہ شاہ صاحب کے ہم عقیدہ ہو گئے ہیں۔ جیسا کہ رسالہ تعلیم القرآن راولپنڈی میں مولوی غلام اللہ خانصاحب نے اعلان بھی کر دیا ہے۔ چنانچہ اس کی تحقیق کے لئے

میں حضرت مولانا محمد صاحب لائلپوری کی خدمت میں گیا وہ لاہور تشریف لے گئے تھے حضرت ہم خدام بہت پریشان ہیں۔کیا یہ صحیح ہے؟ والسلام مع الاکرام

احقر صابر علی معرفت نیو جنٹلمین واچ کمپنی لائلپور ۵۸،۱۰،۳

## حضرت اقدس رائے پوری کا جواب

از احقر عبدالقادر۔۔۔۔السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔

تمہارا خط ملا کیفیت معلوم ہوئی۔ یہ بات جو تم نے لکھی ہے، غلط ہے۔احقر دیوبندی حضرات کیساتھ اور انہی کا ہم عقیدہ ہے۔اور حضرت مولانا محمد صاحب کیساتھ ہے۔ جو وہ ہیں وہی احقر ہے۔ والسلام ۔عبدالقادر۔ ۵ اکتوبر ۱۹۵۸ء ۴۱/۴۸ ایمپریس روڈ لاہور ﴿بحوالہ ماہ نامہ دارالعلوم دیوبند (انڈیا) دسمبر ۱۹۵۸ء﴾

۲۔ ایک بہت ہی مخلص دوست عالم دین نے بتایا کہ منکرین حیات امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو بھی اپنے کھاتے میں ڈالتے ہیں اور اپنے دعوے میں جو دلیل دیتے ہیں وہ اتنی بھونڈی ہے کہ بے اختیار ہنسی آجاتی ہے۔سو اس کے متعلق عرض ہے کہ یہ بھی بالکل سفید بلکہ ''کالا جھوٹ'' ہے۔کیوں؟ ہم یہاں ماضی کے دریچوں میں جھانک کر ایک حقیقت سے پردہ اٹھاتے ہیں۔پھر فیصلہ آپ کریں کہ ان کی اس بات میں کہاں تک صداقت ہے؟۔

پیارے قارئین۔

دسمبر ۱۹۵۳ء یعنی پاکستان بننے کے چھ سال بعد ماہ نامہ دارالعلوم دیوبند میں حضرت مولانا اخلاق حسین قاسمیؒ دہلوی کا ایک مضمون ''مسئلہ حیات النبی ﷺ'' دو قسطوں میں شائع ہوا تھا۔جب یہ مضمون امیر شریعت، مجاہد کبیر حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ کی نظر سے گذرا تو آپ نے اپنے بڑے صاحبزادے سید عطا المنعم شاہ صاحبؒ کو حکم دیا کہ اس مضمون کو علیحدہ پمفلٹ کی صورت میں شائع کر کے تقسیم کیا جائے چنانچہ آپکے حکم کی تعمیل کی گئی اور اس مضمون کو کتابی شکل دیکر ملک بھر میں پھیلایا گیا۔مولانا اخلاق حسین قاسمیؒ نے اپنے اس مضمون

میں دلائل قاہرہ سے ثابت کیا کہ آنحضرت ﷺ زندہ ہیں ۔اور پھر لکھا'' حاصل یہ ہوا کہ سرور عالم ﷺ ہر آن مشاہدہ جمال الٰہی میں مستغرق رہتے ہیں اور امت کیطرف بھی آپکی توجہ ہر لحہ مبذول رہتی ہے ۔نہ یہ استغراق توجہ میں مانع ہوتا ہے اور نہ''توجہ'' استغراق میں! (ص ۳۳)

آخر میں ''فیوض الحرمین'' کے حوالے سے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کا ایک واقع حیات النبی ﷺ سے متعلق تحریر کیا ۔ان حقائق کے بعد ہم سمجھنے سے قاصر ہیں کہ '' علی الاعلان'' بزرگوں کے سر غلط عقائد تھوپنا ''توحید'' اور'' سنت'' کی اشاعت ہے تو پھر'' دجل و کذب'' کس بلا کا نام ہے؟

اگر ہم مزید پیچھے چلے جائیں تو آپکو نظر آئے گا کہ سلطان طغرل بیگ سلجوقی کے عہد حکومت میں (۴۴۵ھ)''بیکندی'' نام کے ایک نیم رافضی نے جب حیاۃ النبی ﷺ کا انکار کیا تو اس نے امام اہلسنت ابوالحسن اشعریؒ پر الزام لگایا تھا کہ ان کا بھی یہی عقیدہ ہے ۔چنانچہ امام اشعریؒ کے ہونہار شاگرد ابوالقاسم علامہ عبدالکریم قشیریؒ نے اس پر ایک باقاعدہ رسالہ بنام'' شکایة اهل السنته بمانالهم من المحنته '' لکھ کر اپنے استاذ محترم کی صفائی اور اُس دور کے ''مماتی'' کے کذب کو طشت ازبام کیا تھا۔علامہ قشیری لکھتے ہیں۔''فبهتان عظيم و كذب محض لم ينطق احد منهم ولا تسمع فى مجلس مناظرة ذالك عنهم ولا وجد فى كتاب لهم و كيف يصح ذالك ؟ وعندهم محمد ﷺ حي فى قبره ۔ ﴿رسائل قشیریہ ص ۱۰﴾

ترجمہ! یہ بہتان عظیم اور محض جھوٹ ہے۔کسی نے یہ نہیں کہا نہ اُن سے کسی مجلس مناظرہ میں ایسی بات سُنی گئی اور نہ ہی ان کی کسی کتاب میں یہ مضمون ملا ہے۔اور اُن کا یہ عقیدہ کیسے ہوسکتا ہے جب کہ اُن کے ہاں حضور اکرم ﷺ روضۂ اطہر میں زندہ ہیں ۔۴۴۵ھ سے لے کر اب تک جھوٹے لوگوں کی یہ ''جہد مسلسل'' ہے کہ اپنے زمانے کے سرکردہ علماء کرام و مشائخ عظام کو اپنے ہم خیال ہونے کا غلط پروپیگنڈہ کیا جائے ۔اور یہ صرف مماتی حضرات نہیں بلکہ ہر باطل فرقے کا وطیرہ ہے۔پندنامہ کے مصنف حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ کے متعلق شیعوں نے مشہور کیا تھا کہ وہ سُنی

مذہب چھوڑ کر شیعہ مذہب اختیار کر چکے ہیں۔ اور جب علمائے اہلسنت نے تردید کرتے ہوئے کہا کہ پھر شیخ نے یہ اشعار کیوں کہے۔

آنکہ شُد یارش ابوبکرؓ و عمرؓ

از سرِ انگشتِ او شق شد قمر

صاحبش بودند عثمانؓ و علیؓ

بہر آں گشتند در عالم ولی

ہر دم از ما صد درود و صد سلام

بر رسول و آل و اصحابش تمام

﴿پند نامہ﴾

ترجمہ! وہ مصطفیٰ ﷺ کہ ہوئے ان کے دوست ابوبکرؓ و عمرؓ، اور ان کی انگلی کے سرے سے شق ہوا چاند ان کے ساتھی ہوئے عثمانؓ اور علیؓ، اس سبب سے ہو گئے جہاں میں اللہ کے دوست ہماری طرف سے سو درود اور سلام، رسول پر اور انکی تمام آل و اصحاب پر پہنچے۔

تو پھر شیعہ علماء نے کہا نہیں وہ آخری عمر میں شیعہ ہو گئے تھے۔ مدرسہ عالیہ فتح پوری دہلی کے صدر مدرس حضرت مولانا قاضی سجاد حسین صاحب لکھتے ہیں "وہ شیخ جس نے تمام عمر خلفاء راشدین کی مدح سرائی کی ہو اور چاروں خلفاء کو برحق کہا ہو، یہ تاریخ کا بہت بڑا ظلم ہوگا کہ ان کو اثنا عشری شیعہ قرار دیا جائے ﴿پیش لفظ پند نامہ ص۲﴾

اور علامہ اقبال مرحوم پر بھی مرزائی ہونے کا الزام لگا تھا اور یہ آواز مرزائیوں کی جانب سے ہی اٹھی تھی۔ تو ہمارے بتانے کا مقصد یہ ہے کہ باطل فرقے ہمعصر شخصیات کا سہارا لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے ہماری کوشش ہے کہ ہم اس وقت موجود مسلک کے تمام سیاسی و مذہبی شخصیات سے عقیدہ حیات النبی ﷺ کے متعلق تحریر لے لیں اس کا ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ تحریر ملنے کی صورت میں آنیوالے وقت میں مماتی پروپیگنڈے سے حفاظت ہو سکے گی اور دوسرا فائدہ یہ

کہ بالفرض کسی نے ان حالات میں بھی تحریر نہ دی یا تقریر نہ کی تو کم از کم تقیہ کی چادر سے ان کی ''مماتیت'' تو ظاہر ہو ہی جائے گی۔حضرت اقدس خواجہ صاحب مدظلہ کی یہ تحریر ملک حاکم خان صاحب کے نام ہے۔ہماری معلومات کے مطابق ایک تو حاکم خانصاحب وہ ہیں جو حضرت خواجہ صاحب مدظلہ کے چچازاد بھائی کے بیٹے ہیں۔اور کندیاں ہی میں مقیم ہیں۔یا ممکن ہے اس نام کے کسی اور صاحب نے حضرت سے یہ تحریر لی ہو۔بہر حال ہمیں تو غرض تحریر سے ہے۔حضرت کے متوسلین و معتقدین یہ تحریر پڑھ کر آگے بڑھیں اور عقیدہ حیات النبی ﷺ کو عام کریں۔

ہمارے حضرت ترجمان مسلک دیوبند حضرت اقدس مولانا قاضی مظہر حسین نور اللہ مرقدہ ﴿خلیفہ مجاز شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی ؒ﴾ کا حضرت خواجہ صاحب مدظلہ کے ساتھ جو تعلق رہا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔بلکہ ان دونوں بزرگوں کا دورِ علمی اور مادرِ علمی بھی ایک ہی رہا ہے۔حضرت خواجہ صاحب مدظلہم ابتدائی کتب پڑھنے کیلئے دارالعلوم عزیزیہ بھیرہ میں داخل ہوئے تھے اور اُسی سال حضرت قاضی صاحبؒ مشکوٰۃ شریف کی تکمیل کر کے دارالعلوم دیوبند تشریف لے جاچکے تھے۔﴿ملاحظہ ہو ماہنامہ حق چار یارؓ جولائی ۱۹۹۰ء﴾

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق نصیب کرے (آمین) اور عصر حاضر کے تمام فتنوں سے امت مسلمہ کی حفاظت فرمائے (ثم آمین)

قارئین کرام اب آپ حضرت خواجہ صاحب مدظلہ کی عقیدہ حیات النبی ﷺ کے متعلق تحریر پڑھیں اور بعد ازاں اصل مکتوب کا عکس ملاحظہ کریں جو حضرت نے اپنے ہاتھ سے تحریر کیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ملک حاکم خانصاحب۔

مکرمی۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔قرون اولیٰ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے لیکر آج تک جمیع علماء کرام کا اجماعی طور پر حیات النبی ﷺ کے متعلق جو عقیدہ ہے۔وہ یہ ہے کہ

حضرت اقدس نبی کریم ﷺ اور سب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وفات کے بعد اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔اوران کے ابدان مقدسہ بعینہا محفوظ ہیں اور جسد عنصری کیساتھ عالم برزخ میں انکو حیات حاصل ہے۔اور حیاتِ دنیوی کے مماثل ہے۔صرف یہ ہے کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلّف نہیں ہیں۔روضۂ اقدس پر جو درود شریف پڑھے وہ بلاواسطہ سنتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں حضرات دیوبند کا بھی یہی عقیدہ ہے۔اب جو اس مسلک کے خلاف کرے اتنی بات یقینی ہے کہ اس کا اکابر دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں۔جو شخص اکابر دیوبند کے مسلک کے خلاف رات دن تقریریں بھی کرے اور اپنے آپ کو دیوبندی بھی کہے یہ بات کم از کم ہمیں تو سمجھ نہیں آتی اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم اور اکابر دیوبند کے مسلک پر صحیح پابند بنا کر استقامت نصیب فرماوے۔آمین۔

**فقیر خان محمد** عفی عنہ، خانقاہ سراجیہ

کمپیوٹر کمپوزنگ

محمد عباس خان مہمند

کھائی لامور

22 جنوری 2001ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد الحمد و الصلوٰۃ و ارسال التسلیمات والتحیات فقیر ابوالخلیل خان محمد عفی عنہ

محترم حاکم خان صاحب

محترمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قرون اولیٰ حضرت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے لیکر آج تک جمیع علماء کرام کا اجماعی طور پر حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو عقیدہ ہے - وہ یہ ہے - کہ حضرت اقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وفات کے بعد اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہا محفوظ ہیں - اور جسد عنصری کیساتھ عالم برزخ میں انکو حیات حاصل ہے - اور حیات دنیوی کے مماثل ہے - صرف یہ ہے - کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں - روضۂ اقدس پر جو درود شریف پڑھے - وہ بلاواسطہ سنتے ہیں - اور سلام کا جواب دیتے ہیں - حضرات دیوبند کا بھی یہی عقیدہ ہے - اب جو اس مسلک کے خلاف کرے - اتنی بات یقینی ہے - کہ جو اسکا اکابر دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں ہے - جو شخص اکابر دیوبند کے مسلک کے خلاف رات دن تحریریں شائع کرے - اور اپنے آپ کو دیوبندی بھی کہے یہ بات کم از کم ہمیں تو سمجھ نہیں آتی - اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم اور اکابر دیوبند کے مسلک پر صحیح پابند بنا کر استقامت نصیب فرمائے - آمین - ابو منیر خان محمد عفی عنہ - خانقاہ سراجیہ